عدل و انصاف خدا پر چھوڑنا، اپنے لیے رحمت کا انتخاب کرنا

حق پر قائم رہنے کے لیے یہ ضروری نہیں کہ آپ انصاف کی جنگ کا بوجھ اپنے اعصاب پر سوار رکھیں۔ جب آپ کو یہ یقین ہو جاتا ہے کہ ہر غلطی کا حساب ہونا ہے، تو آپ کا دل نفرت سے آزاد ہو جاتا ہے۔ آپ تباہی کی خواہش کیے بغیر بھی ناانصافی کی مخالفت کر سکتے ہیں، اور رحم دلی کھوئے بغیر بھی احتساب کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔ کیونکہ حقیقت تو یہ ہے کہ آپ خود بھی رحمت کے سہارے جی رہے ہیں—اور سب سے بڑی ذمہ داری نتائج کو قابو کرنا نہیں، بلکہ اپنے دل کی کیفیت کی حفاظت کرنا ہے۔

میں نے تقریباً بے ساختہ، زیادہ سوچے سمجھے بغیر کہا: "کیا آپ کو نہیں لگتا کہ ظالم اور جابر لوگوں کے لیے، ہمیں کم از کم ایک برے انجام کی دعا تو کرنی چاہیے؟"

ان کا ردعمل نہ تو صدمے والا تھا اور نہ ہی تائید والا۔ وہ تھوڑی دیر کے لیے رکے۔ پھر بڑی خاموشی سے بولے، "محتاط رہیں کہ آپ اپنے دل میں کس چیز کو جگہ دے رہے ہیں"

انہوں نے گفتگو کا آغاز جذبات کے بجائے پختہ یقین سے کیا۔ وہ کہنے لگے، "اگر آپ کا واقعی یہ ایمان ہے کہ اس دنیا کا انجام بالآخر انصاف پر ہوگا، تو آپ کو اس انصاف کی فراہمی کا بوجھ خود اٹھانے کی ضرورت نہیں۔"

انہوں نے مجھے یاد دلایا کہ ایمان کی بنیاد ہی بھروسے پر ہے: یہ بھروسہ کہ کوئی ناانصافی نظر انداز نہیں ہوتی اور کسی مظلوم کو فراموش نہیں کیا جاتا۔ ہر حساب چکایا جائے گا— ادھورا یا علامتی طور پر نہیں، بلکہ مکمل طور پر۔ انہوں نے کہا، "جب انصاف یقینی ہو، تو نفرت غیر ضروری ہو جاتی ہے۔"

پھر انہوں نے مجھ سے ایک ایسا سوال کیا جس نے مجھے جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ انہوں نے پوچھا، "آپ کیوں چاہیں گے کہ کسی کو اپنی غلطی کا احساس کرنے اور معافی مانگنے کے موقع سے محروم کر دیا جائے؟"

میں نے اس زاویے سے کبھی سوچا ہی نہ تھا۔

وہ ناانصافی کا دفاع نہیں کر رہے تھے۔ وہ ظالم کے خلاف میرے اندرونی رویے پر سوال اٹھا رہے تھے۔ وہ کہنے لگے، "یہ خواہش کہ کسی کا انجام توبہ کی مہلت ملے بغیر نہایت بھیانک ہو—یہ خواہش آپ کے اندر کچھ تبدیل کر دیتی ہے۔"

انہوں نے گفتگو کا رخ اندرونی کیفیت کی طرف موڑ دیا۔ وہ بولے، "میں آپ سے سچ کہتا ہوں، اگر میں خدا سے اپنے لیے خالص عدل مانگنا شروع کر دوں، تو مجھے نہیں معلوم کہ میری کتنی چیزوں کا حساب مجھ سے طلب کر لیا جائے۔"

یہ جملہ سیدھا دل پر لگا۔ انہوں نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا، "میں صرف رحمت کی دعا کر سکتا ہوں، کیونکہ میں اپنی کوتاہیوں سے واقف ہوں۔"

پھر انہوں نے میری طرف دیکھا اور کہا، "اگر آپ کو اپنے لیے رحمت کی ضرورت ہے، تو آپ اتنی آسانی سے دوسروں کے لیے اس کا انکار کیسے کر سکتے ہیں؟"

مجھے ایک تکلیف دہ حقیقت کا احساس ہوا۔ میرا غصہ مجھے اصولی لگ رہا تھا اور میری ناراضگی جائز محسوس ہوتی تھی، لیکن میرا دل آہستہ آہستہ سخت ہوتا جا رہا تھا۔

انہوں نے وضاحت کی کہ اخلاقی زوال کا آغاز اکثر اسی طرح ہوتا ہے—واضح ظلم سے نہیں، بلکہ اس 'صحیح ہونے' کے زعم سے۔ وہ کہنے لگے، "ہمیں یہ یقین ہو جاتا ہے کہ ہم حق کی طرف کھڑے ہیں، اس لیے ہمارے دلوں کو سنگدل ہونے کی اجازت ہے۔" انہوں نے خبردار کیا کہ یہ ایک خطرناک مقام ہے۔

انہوں نے اس بارے میں بات کی کہ لوگ کتنی آسانی سے مخصوص بیانیوں کے چنگل میں پھنس جاتے ہیں—جیسے کہ پروپیگنڈا، من پسند کہانیاں، اور وہ جذباتی اندازِ بیان جو پورے کے پورے گروہوں کو محض ولن بنا کر پیش کرتے ہیں۔ وہ کہنے لگے، "تاریخ ایسی قوموں سے بھری پڑی ہے جنہوں نے خود کو قائل کر لیا تھا کہ وہ مکمل طور پر حق پر ہیں اور دوسرا فریق سراپا شر ہے۔" جب ہمدردی ختم ہو جائے تو سب کچھ جائز ہو جاتا ہے۔ انہوں نے کہا، "اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہر کوئی بے گناہ ہے، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان نعروں سے کہیں زیادہ پیچیدہ ہوتے ہیں۔"

انہوں نے مجھ پر زور دیا کہ میں 'احتساب' اور 'نیست و نابود کرنے' کے درمیان فرق کروں۔ کسی کا احتساب چاہنا اخلاقی تقاضا ہے، لیکن کسی کی باطنی یا ابدی تباہی کی تمنا کرنا کچھ اور ہی ہے۔

وہ بولے، "انصاف خدا کا دائرہ اختیار ہے، آپ کے دل کی کیفیت آپ کی ذمہ داری ہے۔"

انہوں نے ایک سادہ سی مثال دی: دو لوگ ناانصافی کا شکار ہوتے ہیں۔ ایک کہتا ہے، "میں یہ معاملہ خدا پر چھوڑتا ہوں۔ میں ہدایت کی دعا کرتا ہوں—اپنے لیے بھی اور اس کے لیے بھی جس نے میرے ساتھ برا کیا۔" دوسرا کہتا ہے، "میں اسے برباد ہوتے دیکھنا چاہتا ہوں۔" ظاہری طور پر دونوں ایک جیسے زخمی نظر آسکتے ہیں، لیکن باطنی طور پر صرف ایک ہی شخص آزاد رہتا ہے۔

انہوں نے ہمدردی (Empathy) کے بارے میں بات کی—کمزوری کے طور پر نہیں، بلکہ فکری وضاحت کے طور پر۔ وہ کہنے لگے، "ہمدردی غلط کام کو جواز فراہم نہیں کرتی، یہ صرف انسان کو ذلیل و رسوا کرنے سے انکار کرتی ہے۔ یہ اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ لوگ خوف، طاقت، نظریات یا گروہی دباؤ میں آکر بہہ سکتے ہیں۔ پوری کی پوری سوسائٹیز نے حق پر ہونے کے گمان میں لرزہ خیز جرائم کیے۔

انہوں نے کہا، " سمجھنے کی کوشش کریں، جواز پیش کیے بغیر۔"

پھر انہوں نے ایک ایسی بات کہی جس نے پورا منظرنامہ ہی بدل دیا۔ وہ بولے، "تمام مخلوق کے لیے رحمت کی دعا کرنا ان ہی سے متعلق نہیں ہے، بلکہ یہ آپ کی اپنی حفاظت کے لیے ہے۔" دل کو نفرت سے بچانے کے لیے، ایمان کو تکبر سے بچانے کے لیے، اور اخلاقیات کو محض من پسند اطلاق سے بچانے کے لیے۔

میں نے محسوس کیا کہ میری مزاحمت نرم پڑ رہی تھی۔ مجھ سے ناانصافی کو بھولنے کے لیے نہیں کہا جا رہا تھا، نہ ہی مجھے اپنے دکھ کو دبانے کا کہا جا رہا تھا۔ مجھ سے صرف یہ کہا جا رہا تھا کہ میں اپنی 'انا' سے زیادہ خدا پر بھروسہ کروں۔

انہوں نے بڑی نرمی سے بات ختم کی۔ "انصاف کا مطالبہ تب کریں جب انصاف فراہم کرنا آپ کے اختیار میں ہو،" انہوں نے کہا، "لیکن جب ایسا نہ ہو، تو رحمت مانگیں—کیونکہ آپ خود بھی اسی کے سہارے جی رہے ہیں۔"

جب میں ان کے الفاظ پر غور کرنے بیٹھا، تو مجھے ایک ایسی حقیقت کا ادراک ہوا جو بظاہر سنجیدہ مگر حد درجہ اطمینان بخش تھی۔ مجھے حق کے ساتھ کھڑے ہونے کے لیے کسی کی تباہی کی خواہش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ناانصافی کی مخالفت کرنے کے لیے مجھے نفرت کی ضرورت نہیں ہے۔ اور انصاف کی قدر کرنے کے لیے مجھے رحمت کا دامن چھوڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ انصاف تو ہو کر رہے گا—چاہے میں اس کا مطالبہ کروں یا نہ کروں۔

میری اصل ذمہ داری تو بس یہ ہے کہ میں ان چیزوں کی درستگی پر توجہ دوں جو میرے دائرہ اختیار میں ہیں یعنی میری سوچ اور میرے دل کی کیفیات۔